50014 ـ قرض كى زكاة كا حكم، اور كيا وہ مال كے علاوہ نكالنا ہو گى ؟

سوال

ميرے بھائى نے مجھ سے پانچ ہزار ريال اور ميرى بہن نے پانچ سو ريال قرض لے ركھے ہيں، ميں ہميشہ رمضان المبارك ميں زكاۃ نكالتا ہوں، تو كيا ميں اس قرض كى زكاۃ بھى نكالوں؟
اور كيا ميں زكاۃ كى يہ رقم روزہ افطارى فنڈ ميں يا پھر دعوتى سينٹر كے ليے وقف كردہ بلڈنگ ميں صرف كر سكتا ہوں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

دائمى فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے كہ:

اگر مقروض شخص تنگ دست ہو يا پھر تنگ دست تو نہيں ليكن وہ قرض كى ادائيگى ميں ليت و لعل سے كام ليتا ہے، اور قرض خواہ شخص اس سے اپنا قرض وصول نہيں كرسكتا،كہ يا تو اس كے پاس اتنے ثبوت نہيں كہ وہ قاضى كے سامنے ثابت كر كے اپنا قرض واپس لے سكے، يا پھر اس كے پاس ثبوت تو ہيں ليكن ايسا حكمران نہيں ہے جو اسے اس كا حق واپس لے كر دے، جيسا كہ اس وقت بعض ممالك ميں ہے كہ حقوق كى كوئى حفاظت كرنے والا نہيں، تو اس صورت ميں قرض خواہ شخص پر اس وقت ہى زكاۃ واجب ہوگى جب اسے اپنا مال واپس لئے ہوئے ايک سال كا عرصہ گزر جائے۔

اور اگر مقروض شخص تنگ دست نہ ہو بلكہ مال والا ہے، اور اس سے قرض واپس لينا ممكن بھى ہو تو جب بھى اس پر سال گزرے اور وہ قرض بذاتہ نصاب تك پہنچے يا اسے دوسرے مال كے ساتھ ملانے پر نصاب پورا ہوتا ہو تو قرض خواہ پر اس كى زكاۃ ہر سال واجب ہے۔

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 191)

دوم:

جس شخص کے مال میں زکاۃ واجب ہو چکی ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر شرعی مصارف میں زکاۃ کا مال صرف کرے، بلکہ اسے صرف شرعی مصارف میں ہی صرف کرنا ہو گا، اور یہ شرعی مصارف سوال نمبر (6977) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں۔

لہذا زکاۃ کا مال روزہ افطاری کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی دعوتی سینٹر کے لیے وقف کردہ بلڈنگ میں صرف ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ زکاۃ کے آٹھ مصارف میں شامل نہیں ہے جن کی اللہ تعالی نے [سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ساٹھ میں] تحدید کی ہے۔

اور مساجد، اور مدارس کی تعمیر میں زکاۃ ادا کرنے کے عدم جواز کے کئی ایك جوابات گزر چکے ہیں، اور اسی طرح قرآن مجید کی نشرو اشاعت میں بھی جائز نہیں، لہذا آپ سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم .